ہندوستانی آئین کے معمار
ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر

ہندوستان کے اکثریتی سماج میں کچھ لوگ پسماندہ طبقے کے مانے جاتے تھے۔ سیکڑوں برسوں سے سماج میں نہ کوئی ان کی فکر کرتا تھا اور نہ ان سے پیار کرتا تھا۔ بلکہ وہ لوگ نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے اور انہیں اچھوت کہا جاتا تھا۔

اونچی ذات کے لوگ ان اچھوتوں کو اپنے درمیان رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ وہ ان کے کنوؤں کے پانی کو نہیں چھوسکتے تھے، نہ ان کے تالابوں سے پانی بھر سکتے تھے۔ اچھوت مندر میں نہیں جاسکتے تھے۔ نہ کسی اسکول میں تعلیم حاصل کر سکتے تھے۔ ان کا کام سڑکوں، گلیوں میں جھاڑو لگانا، جوتے بنانا یا جوتوں کی مرمت کرنا، بید کے ٹوکرے بنانا یا مردہ جانوروں کی کھال اتارنا تھا۔

سیکڑوں برسوں تک یہ اچھوت غریبی، جہالت، سخت جانفشانی اور ان گنت تکلیفوں کی زندگی جیتے رہے۔

ایسے ہی ایک اچھوت، مراٹھی زبان بولنے والے مہار خاندان میں ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر 14 /اپریل 1891 کو مہو، سنٹرل انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام رام جی مالوجی سکپال اور والدہ کا نام بھیم بائی تھا۔ وہ اپنے والدین کی چودھویں اور سب سے چھوٹی اولاد تھے۔ سب لوگ پیار سے انہیں بھیما کہا کرتے تھے۔ انہوں نے بھیم راؤ کے نام سے اپنی تعلیم مکمل کی۔ اپنے دادا مالوجی کی طرح سے ان کے والد رام جی سکپال برطانوی سرکار کی فوج میں ملازم تھے۔

ان دنوں برطانوی سرکار نے فوج میں کام کرنے والوں کے لئے تعلیم کو لازمی قرار دے رکھا تھا۔ سرکار ان نوجوانوں کی عورتوں اور بچوں کی تعلیم کے لئے اسکول چلاتی تھی۔ مالوجی اور رام جی دونوں ایسے خوش قسمت مہار تھے جن کو تعلیم کا فائدہ پہنچا۔

بھیم راؤ کی عمر ابھی دو برس کی ہی تھی کہ ان کے والد فوج کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ 14 برس تک رام جی فوجی اسکول میں ہیڈ ماسٹر رہے۔ سبکدوشی کے وقت ان کا عہدہ دوسری گرینڈیرز میں صوبے دار میجر کا تھا۔ یہ خاندان سنٹرل انڈیا کو چھوڑ کر کونکن علاقہ میں داپولی مقام پر جابسا۔ یہیں پانچ سال کی عمر میں امبید کر کا اسکول مین داخلہ ہوا۔ جلد ہی ان کے والد رام جی کو ستارا میں نوکری مل گئی۔ اس طرح یہ خاندان ستارا چلا گیا۔ یہاں پر بھیم راؤ کا چھاؤنی میں گورنمنٹ ہائی اسکول میں داخلہ ہو گیا۔

بھیم راؤ ابھی چھ سال کے ہی تھے کہ ان کی ماں بھیما بائی کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ رام جی کی بہن نے اس خاندان کی دیکھ بھال شروع کر دی۔

بھیم راؤ کو اب اس کڑوی سچائی کا احساس ہونے لگا تھا کہ وہ پیدائشی طور پر اچھوت ہیں۔ آگے چل کر ایسے ایسے واقعات ان کی زندگی میں رونما ہوئے کہ انہیں اپنے مذہب اور ہم مذہبوں سے نفرت ہونے لگی۔

ستارا میں تعلیم کے دوران انہوں نے اپنے نام کے آگے امبید کر لکھنا شروع کیا۔ دراصل بھیم راؤ کے دادا، پردادا کونکن علاقے میں امباواڈے کے رہنے والے تھے۔ مراٹھی زبان بولنے والے لوگوں کی روایت ہے کہ وہ اپنی ذات کے ساتھ اپنے رہائشی مقام کا نام لگاتے ہیں۔ چنانچہ سکپال کے ساتھ بھیم راؤ کو دوسرا سرنیم امباواڈیکر ملا۔ جسے بولنے میں آسانی کے لیے اسکول کے رجسٹر میں امبید کر لکھ دیا گیا۔

تعلیم کے معاملے میں شروع میں تو بھیم راؤ سنجیدہ نہیں تھے لیکن آگے چل کر انہیں جب تعلیم کی اہمیت کا احساس ہونے لگا تو انہوں نے اپنی تعلیم پر دھیان دینا شروع کیا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب رام جی کی ستارا والی نوکری ختم ہو گئی اور ان کا خاندان بمبئی منتقل ہو گیا۔ بمبئی کے ایلفنسٹن ہائی اسکول کا ماحول، جس میں بھیم راؤ پڑھتے تھے، پرسکون نہ تھا۔ یہ اسکول سرکاری تھا لیکن یہاں بھی بھیم راؤ کے ساتھ ذات پات کا بھید بھاؤ کیا جاتا تھا۔ صرف اسکول کے طلبہ ہی انہیں حقارت اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھتے تھے بلکہ اساتذہ کا سلوک بھی ویسا ہی تھا۔ لیکن بھیم راؤ خاموشی کے ساتھ اپنی بے عزتی برداشت کرتے رہے۔ ان کی تعلیم جاری رہی اور انہوں نے 1908 میں میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ مہار ذات والوں کے لئے یہ بڑے فخر کی بات تھی۔ اس لئے ان لوگوں نے اس خوشی کے اظہار کے لئے ایک جلسہ کیا اور بھیم راؤ کو مبارک باد دی۔ اس سے بھیم راؤ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ انہوں نے اب ایلفنسٹن کالج میں داخلہ لیا اور 1912 میں اسی کالج سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد بڑودہ اسٹیٹ

سے تعلیمی وظیفے پر وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ چلے گئے اور کولمبیا یونی ورسٹی میں داخلہ لیا۔ انہوں نے معاشیات میں اسی یونی ورسٹی سے ایم اے پاس کیا۔ اس کے بعد 1916 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال وہ انگلینڈ چلے گئے اور لندن اسکول آف اکنامکس میں داخلہ لے لیا۔ اسی کے ساتھ ہی وہ اکنامکس میں ایم ایس سی اور بیرسٹری کی تیاری کرتے رہے۔ لیکن 1917 میں ان کا یہ تعلیمی سلسلہ اس وقت رک گیا جب بڑودہ اسٹیٹ سے ملنے والا وظیفہ، جوایک خاص مدت کے لئے تھا، بند ہوگیا۔ نتیجتاً انہیں ہندوستان واپس آجانا پڑا۔

ہندوستان واپس آکر انہوں نے پروفیسر آف کامرس اور اکنامکس کی حیثیت سے سیڈی ہام (Sydeham) کالج میں ملازمت شروع کردی۔ اس عہدے پر 1918ء سے 1920ء تک وہ کام کرتے رہے۔ اس دوران انہوں نے اپنی تنخواہ کے کچھ روپے بچا کر محفوظ کر لئے تھے اور کچھ دوسرے مخلصین نے امداد کی جس کی بدولت وہ دوبارہ 1920ء میں انگلینڈ چلے گئے اور اپنی ادھوری تعلیم پوری کی۔ انہوں نے 1921ء میں ایم ایس سی اور 1923ء میں ڈی ایس سی کی ڈگریاں حاصل کیں اور بیرسٹری بھی پاس کرلی۔ اس کے بعد ہندوستان واپس آگئے۔

ہندوستان واپس آکر انہوں نے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور اس وقت سے وہ سماجی اصلاح اور سیاسی سرگرمیوں میں بھی حصہ لینے لگے۔ اس دوران انہوں نے صحافت سے بھی خود کو جوڑا۔ اصلاح کے لئے انہوں نے کئی سیاسی اور سماجی تنظیمیں قائم کیں اور آخر کار انہوں نے اچھوت سمجھی جانے والی ذاتوں میں ایک زبردست انقلاب پیدا کردیا جس کے اثرات آج واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

انہوں نے اچھوتوں کو یہ صلاح دی کہ 'ہم اس وقت تک کوئی ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم تین مرحلوں میں اپنے اندر کی صفائی نہیں کرتے۔ ہمیں اپنے عام اخلاقی برتاؤ کو اوپر اٹھانا ہوگا۔ اپنے تلفظ کو سدھارنا ہوگا اور خیالات کو نئی طاقت دینی ہوگی۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ عہد کریں کہ آپ مردہ یا سڑے ہوئے جانوروں کا گوشت نہیں کھائیں گے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے درمیان سے اونچ نیچ کے بھید بھاؤ ختم کردیں۔ آپ عہد کیجیے کہ آپ بچے کھچے اور پھینکے ہوئے ٹکڑے نہیں کھائیں گے۔ ہم خود صرف اسی صورت میں اوپر اٹھ سکتے ہیں اگر ہم اپنی مدد آپ کریں۔ اپنی عزت نفس دوبارہ حاصل کریں اور اپنی طاقت کو جانیں۔'

بھیم راؤ نے جو تحریک چلائی اس کی اونچی ذات کے لوگوں کی طرف سے زبردست مخالفت ہوئی۔ لیکن انہوں نے حوصلہ نہیں ہارا۔ انہوں نے قانونی طور پر بھی مخالفوں کی مخالفت کا جواب دیا اور وہ جس تحریک یا مشن کو

لے کر چلے تھے، اس میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے ملک وقوم کی اہم خدمات بھی انجام دیں۔ اس لئے ان کا شمار جدید ہندوستان کے معماروں میں ہوتا ہے۔

بھیم راؤ امبیدکر کے کارناموں کی فہرست بہت لمبی ہے۔ وہ عملی سیاست کے میدان میں بھی کودے اور کامیاب رہے۔ چنانچہ اس دور کے اہم سیاسی رہنماؤں مثلاً گاندھی جی اور نہرو جی سے بھی ان کے نزدیکی مراسم رہے۔ چنانچہ آزادی کے بعد جب ملک کی آئین سازی کا مرحلہ درپیش آیا تو دستور ساز کمیٹی میں وہ صدر کے عہدے پر فائز کئے گئے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جب ان کی عمر چودہ برس تھی اور وہ پانچویں درجے کے طالب علم تھے تو ان کی شادی 9 برس کی لڑکی رامابائی سے ہوئی تھی۔ رامابائی کے انتقال کے بعد انہوں نے ایک اونچی ذات کی تعلیم یافتہ خاتون سے شادی کی۔

بھیم راؤ امبیدکر ہندوستانی سماج میں چھوا چھوت کے رواج سے بہت ہی برہم اور بیزار تھے۔ اس لئے انہوں نے بدھ مذہب قبول کرلیا۔ ان کے اس قدم سے متاثر ہوکر دوسرے اچھوت طبقہ کے لوگوں نے بھی کثیر تعداد میں اپنا مذہب تبدیل کرلیا اور بودھسٹ ہوگئے۔ آگے چل کر وہ صرف اچھوتوں کے رہنما ہی نہیں رہے بلکہ ہندوستانی قوم کے رہنما سمجھے جانے لگے۔ وہ بودھ مذہب کے ماننے والوں میں بھی احترام کی نظر سے دیکھے جانے لگے۔ مذہبی تقاریب اور تقاریر کے سلسلے میں انہیں ان ممالک سے بھی دعوت نامے ملنے لگے جہاں بودھوں کی کافی تعداد ہے۔ بہت سارے اعزازات سے بھی نوازے گئے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے اعزاز 'بھارت رتن' سے نوازے گئے۔

5 دسمبر 1956ء کی رات ڈاکٹر بھیم راؤ امبیدکر سونے کے لئے بستر پر گئے تو نیند ہی میں وفات پاگئے۔ بودھ دھرم کے ماننے والے کہتے ہیں انہیں نروان مل گیا۔

ڈاکٹر بابا صاحب بھیم راؤ امبیدکر نے زندگی بھر انتھک کوششیں کیں۔ ان کا مقصد تھا کہ پسماندہ طبقات کو بیدار کرنا، اٹھانا اور ہندوستانی سماج میں برابری اور بھائی چارگی پیدا کرنا۔ ڈاکٹر امبیدکر نے ہمارے ملک کو وہ دستور دیا جو مذہب، ذات، عقیدہ اور جنس کے امتیاز کو ختم کرتا ہے اور تہیہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کرے گا۔ یہ دستور مرد مرد کے درمیان اور عورت اور مرد کے بیچ مساوات قائم کرتا ہے۔ اس میں عام لوگوں کو

شادی بیاہ، طلاق، گود لینے، وراثت اور تعلیم کے حقوق دیئے گئے ہیں۔

اس طرح بھیم راؤ امبیڈکر نے ہندوستان کی دستور سازی میں ایک اہم اور تاریخی کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں دستور ہند میں سیکولرزم کا تصور پیش کر کے ہندوستان کے کثیر مذہبی اور کثیر لسانی معاشرے میں مساوات پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی جو ہندوستانی جمہوریت کے روشن مستقبل کی ضامن ہے۔

ماخوذ

لفظ و معنی

پسماندہ طبقہ	۔	پچھڑی ہوئی آبادی کے لوگ
حقارت کی نظر سے	۔	کسی کو نیچی نگاہ سے دیکھنا، ذلیل اور کم تر سمجھنا
جانفشانی	۔	محنت، مشقت
اچھوت	۔	جن کو چھونے کے لائق بھی نہیں سمجھا جائے
ملازمت	۔	نوکری
روایت	۔	کوئی رواج جو بہت زمانے سے چلا آ رہا ہو
حوصلہ افزائی	۔	حوصلہ بڑھانا، دلجوئی کرنا
وظیفہ	۔	تعلیم کے لئے امدادی رقم، اسکالرشپ
مخلصین	۔	خلوص والے، ہمدرد
تنظیم	۔	کوئی کام کرنے کے لئے بنایا گیا ادارہ
معمار	۔	بنانے والے
برہم	۔	ناراض
بیزار	۔	پریشان
احترام	۔	عزت
اصلاح	۔	سدھار، بہتری
منتقل	۔	ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا

معاشیات - اکنومکس، مادی وسائل اور ذرائع سے متعلق ایک شعبہ علم

مراسم - تعلقات

رہنما - لیڈر

آپ نے پڑھا

- ہندوستان کے اکثریتی فرقہ میں صدیوں سے ایک سماجی برائی چلی آرہی ہے جس کا نام چھوا چھوت ہے۔ اکثریتی فرقے کے اونچی ذات کے لوگ نیچی ذات کے لوگوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے ہیں، یہاں تک کہ ان کو اپنے پاس سے گزرنے کی بھی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ نہ انہیں مندر میں پوجا کرنے دیتے ہیں، نہ ہی اپنے کنویں سے پانی بھرنے دیتے ہیں۔
- ایسے ہی سماج میں بھیم راؤ امبیدکر کی پیدائش ہوئی تھی۔ انہیں بھی طرح طرح کی ذلتوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ایسے حالات سے ان کے والد اور دادا کو بھی گزرنا پڑا تھا۔
- امبیدکر حالات کے آگے جھکے نہیں، بلکہ انہوں نے حالات کو بدلنے کی کوشش کی تاکہ حقارت کی نگاہ سے دیکھی جانے والی نیچی ذاتوں کو حق اور انصاف ملے۔ اس کے لئے وہ مسلسل کوشش کرتے رہے اور لڑائی لڑتے رہے۔ ان کا ایک بہت بڑا کام ہندوستان کی دستور سازی ہے۔

مختصر ترین سوالات

1. بھیم راؤ امبیدکر کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟
2. بھیم راؤ امبیدکر کے والدین کے نام لکھیے۔
3. بھیم راؤ کے والد فوج میں کس عہدے سے سبکدوش ہوئے؟
4. بھیم راؤ کی شادی کس عمر میں اور کس سے ہوئی؟
5. بی۔اے کرنے کے لئے بھیم راؤ نے کس کالج میں داخلہ لیا؟
6. بدھ مذہب میں 'نروان' کا کیا تصور ہے؟

SOLUTION ABSOL PATNA

مختصر سوالات

1. اسکول میں بھیم راؤ کے ساتھ طلبہ اور اساتذہ کا سلوک کیسا تھا؟
2. بھیم راؤ کا خاندان ممبئی جا کر کیوں بس گیا؟
3. بھیم راؤ کے حصول تعلیم پر پانچ جملے لکھیے۔
4. بھیم راؤ امبیڈ کر کی آئینی خدمات کو مختصراً بیان کیجیے۔

طویل سوالات

1. بھیم راؤ امبیڈ کر کی سوانح لکھیے۔
2. ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈ کر کی آئینی خدمات کا جائزہ لیجیے۔
3. آزاد ہندوستان کے معاشرتی انقلاب میں امبیڈ کر کی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

آیئے، کچھ کریں

1. ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈ کر کی شخصیت پر طلبہ کے ساتھ ایک مذاکرہ کیجیے۔
2. ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈ کر کی سیاسی، آئینی اور معاشرتی خدمات کی ایک فہرست تیار کیجیے۔